اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا عداوت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا عداوت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

اللہ کی خاطر کسی سے محبت یا عداوت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! اللہ ربّ العالمین سے محبت وعداوت کا مفہوم یہ ہے، کہ بندۂ مؤمن رضائے الٰہی کی خاطر کسی سے محبت ودشمنی رکھے، حضرت سیّدنا ابواُمامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَحَبَّ لله وَأَبْغَضَ لله، وَأَعْطَى لله وَمَنَعَ لله، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ»[1] "جو اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے، اور اللہ ہی کی خاطر عداوت رکھے، اللہ کی خاطر کسی کو کچھ دے، اور اللہ ہی کی خاطر کچھ دینے سے ہاتھ روکے، اُس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا"۔

اِیمان کا زیادہ مضبوط گوشہ

عزیزانِ محترم! اللہ ورسول کی خاطر کسی سے محبت وعداوت، اِیمان کی زیادہ مضبوطی کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ

(١) "سنن أبي داود" كتاب السنّة، ر: ٤٦٨١، صـ٦٦١.

رسالت ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: «أَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ -أَظُنُّهُ قَالَ-: أَوْثَقُ؟» "ایمان کا کونسا گوشہ زیادہ مضبوط ہے؟" عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: «الْمُوَالَاةُ فِي اللهِ وَالْمُعَادَاةُ فِي اللهِ، وَالْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ»[1] "اللہ تعالی کی خاطر آپس کی دوستی، اور اللہ تعالی کی خاطر دشمنی، اللہ کی خاطر کسی سے محبت، اور اللہ تعالی ہی کی خاطر نفرت ہونا"۔ یعنی جس طرح بندۂ مؤمن رضائے الٰہی کی خاطر اپنے مسلمان بھائیوں سے محبت رکھتا ہے، اُسے چاہیے کہ کافروں اور دین دشمنوں سے بھی اسی طرح اللہ کی خاطر نفرت رکھے۔

اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت وعداوت رکھنا بہترین عمل ہے

حضراتِ گرامی قدر! اللہ ورسول کی خاطر کسی سے محبت وعداوت رکھنا، اللہ ربّ العالمین کے نزدیک سب سے پیارا اور پسندیدہ عمل ہے، حضرت سیّدنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت ہے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ»[2] "بہترین عمل اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے عداوت ہے"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "اللہ عزوجل کے لیے محبت جبھی ہوگی جب اللہ سے محبت ہوگی، اور اللہ کی محبت اس کے تمام اَحکام کی محبت کا ذریعہ ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باوَرچی سے اس لیے محبت کرے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء میں بانٹے، تو یہ

---

(١) "المعجم الكبير" باب العين، ر: ١١٥٣٧، ١١/ ١٧٢.

(٢) "سنن أبي داود" كتاب السنّة، باب مجانبة أهل الأهواء وبغضهم، ر: ٤٥٩٩، صـ٦٥٠.

اللہ کی خاطر محبت ہے، اور اگر کوئی عالمِ دین سے اس لیے محبت کرے کہ اس سے علمِ دین سیکھ کر دنیا کمائے، تو یہ دنیا کی خاطر محبت ہے"[1]۔

کامل وافضل اِیمان کی علامت

عزیزانِ مَن! اللہ ورسول سے محبت، کامل وافضل اِیمان کی علامت ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل اِیمان کے متعلق پوچھا، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنْ تُحِبَّ لله وَتُبْغِضَ لله، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ الله» "(افضل اِیمان یہ ہے کہ) تم اللہ کی خاطر کسی سے محبت وعداوت رکھو، اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو"۔ حضرت سیّدنا مُعاذ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے علاوہ مزید کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ»[2] "لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے چاہتے ہو، اور اُن کے لیے بھی وہ ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرو"۔

اسلام کی سب سے درمیانی کَڑی اور عمل

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت یا عداوت، اسلام کی سب سے افضل کَڑی اور عمل ہے، حضرت سیّدنا براء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، کہ ارشاد فرمایا: «أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْسَطُ» "اسلام کی کونسی کڑی سب سے درمیانی ہے؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" کتاب الایمان، دوسری فصل، زیرِ حدیث: ۳۲، ۱/ ۴۴۔
(۲) "مُسند الإمام أحمد" حديث مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ر: ٢٢١٩١، ٨/ ٤٤٥.

عرض کی: نماز، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «حَسَنَةٌ! وَمَا هِيَ بِهَا؟» "یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن وہ کیا ہے جو میں نے پوچھی؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: زکات، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «حَسَنَةٌ! وَمَا هِيَ بِهَا؟» "یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن وہ کیا ہے جو میں نے پوچھی؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: رمضان کے روزے، سرکارِ دو جہاں ﷺ نے فرمایا: «حَسَنٌ! وَمَا هُوَ بِهِ؟» "اچھا کام ہے، لیکن (جس کے متعلق میں نے پوچھا) وہ کیا ہے؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: حج، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «حَسَنٌ! وَمَا هُوَ بِهِ؟» "یہ بھی ٹھیک ہے، لیکن وہ کیا ہے جو میں نے پوچھا؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: جہاد، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «حَسَنٌ! وَمَا هُوَ بِهِ؟» "اچھا کام ہے، لیکن وہ کیا ہے جو میں نے پوچھا؟" پھر حضور نبئ کریم ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمادیا: «إِنَّ أَوْسَطَ عُرَى الْإِيمَانِ: أَنْ تُحِبَّ فِي اللهِ وَتُبْغِضَ فِي اللهِ»[1] "ایمان کی سب سے درمیانی کڑی یہ ہے، کہ تم اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھو اور اللہ کی خاطر نفرت رکھو"۔

اللہ تعالی اپنے آپ پر ایسے لوگوں کی محبت واجب فرماتا ہے

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کی خاطر باہم محبت رکھنے، اور دینی مجالس ومحافل سجانے والوں کے حق میں، اللہ تعالی کی طرف سے محبت واجب ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے، کہ میں نے حضور نبئ اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: «قَالَ اللهُ عزوجل: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ»[2] "اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میری خاطر محبت

---

(۱) المرجع نفسه، حديث البراء بن عازب رضي الله تعالى عنه، ر: ۱۸۵٤۹، ٦/ ٤۱۰.
(۲) "مُستدرَك الحاكم" كتاب البِر والصلة، ر: ۷۳۱٤، ۷/ ۲٦۱۲.

کرنے والوں، میری خاطر مجلسیں قائم کرنے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں، اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی!"۔

تمام اعمال کا مرکز ومحوَر ذاتِ الٰہی ہونا چاہیے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! ایمان کی حقیقت کو پانے کے لیے ضروری ہے، کہ بندۂ مؤمن کی پسند ناپسند اور رضا وچاہت کا مرکز ومحوَر صرف ذاتِ الٰہی ہو، حضرت سیّدنا عَمرو بن جموح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَحِقُّ الْعَبْدُ حَقَّ صَرِيحِ الْإِيمَانِ، حَتَّى يُحِبَّ لله تعالى وَيُبْغِضَ لله، فَإِذَا أَحَبَّ لله تبارك وتعالى وَأَبْغَضَ لله تبارك وتعالى، فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَاءَ مِنَ الله»[1] "بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا، جب تک وہ اللہ کی خاطر کسی سے راضی، اور اللہ ہی کی خاطر کسی سے ناراض نہ ہو، اور جب اس نے یہ کام کرلیا تو اس نے اللہ کی طرف سے ایمان کی حقیقت کو پالیا"۔ لہذا ہر دینی ودنیاوی مُعاملہ میں اس بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں، کہ جو بھی کام کیا جائے اُس میں اللہ تعالی کی خاطر رضا وناراضگی، اور محبت وعداوت کے پہلو کا خاص خیال رہے، اور ایسا کوئی کام نہ ہو جس میں خالصۃً ہمارے نفس کا عمل دخل ہو!!۔

رحمتِ الٰہی کے سائے میں جگہ

میرے محترم بھائیو! عظمتِ الٰہی کی خاطر باہم محبت رکھنے والے مسلمان، بروزِ قیامت رحمتِ الٰہی کے سائے میں ہوں گے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ

---

(١) "مُسنَد الإمام أحمد" حديث عَمرو بن الجموح رضي الله تعالى عنه، ر: ١٥٥٤٩، ٥/ ٢٩٣.

الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي، الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي، يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي»[1] "اللہ تعالی بروزِ قیامت ارشاد فرمائے گا، کہ میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے آج کہاں ہیں؟ میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دُوں! آج میرے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں!"۔

اللہ تعالی کی خاطر باہم محبت رکھنے کی فضیلت

برادرانِ اسلام! جو مسلمان اللہ تعالی کی خاطر باہم محبت رکھتے، ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے، راہِ خدا میں خرچ کرتے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے ہیں، اللہ تعالی بھی اُن سے محبت فرماتا ہے، حضرت سیّدنا عَمرو بن عبَسہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ عز وجل يَقُولُ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَصَافُونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَزَاوَرُونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَبَاذَلُونَ مِنْ أَجْلِي، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَنَاصَرُونَ مِنْ أَجْلِي»[2] "اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ وہ لوگ میری محبت کے حقدار ہیں جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، جو میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں، جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، جو میری خاطر ایک دوسرے کے لیے خرچ کرتے ہیں، اور جو میری خاطر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، وہ لوگ میری محبت کے حقدار ہیں"۔

---

(١) "صحيح مسلم" باب فضل الحبّ في الله تعالى، ر: ٦٥٤٨، صـ١١٢٥.

(٢) "مُسنَد الإمام أحمد" حديث عَمرو بن عبَسة رضي الله تعالى عنه، ر: ١٩٤٥٥، ٧/ ١١٣.

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: أُرِيدُ أَخاً لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ [عزوجل]، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكَ، بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ!»(١).

"ایک شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملنے کے لیے دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالی نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا، جب اُس شخص کا اس کے پاس سے گزر ہوا، تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس سے ملنے کا ارادہ ہے، فرشتے نے پوچھا: کیا تم نے اُس پر کوئی احسان کیا ہے جس کی تکمیل مقصود ہے؟ اس نے کہا: اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ مجھے اس سے صرف اللہ کی رضا کے لیے محبت ہے، تب اس فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالی کا یہ پیغام لایا ہوں، کہ جس طرح تم اُس شخص سے محض اللہ تعالی کی خاطر محبت کرتے ہو، اللہ تعالی بھی تم سے محبت فرماتا ہے"۔

نور کے منبر اور قیامت کی گھبراہٹ سے نجات

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کی خاطر باہم محبت رکھنے والوں کے بیٹھنے کے لیے بروزِ قیامت نور کے منبر رکھے جائیں گے، اُن کے چہروں کو روشن ومنوّر کیا جائے گا، اور حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء ان کے مقام ومرتبہ کو دیکھ کر رشک فرمائیں گے، حضرت سیّدنا ابومالک اَشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

---

(١) "صحيح مسلم" باب فضل الحبّ في الله تعالى، ر: ٦٥٤٩، صـ١١٢٥.

تاجدارِ رسالت ﷺ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا! أَنَّ لله ﷻ عِباداً لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ الله» "اے لوگو سنو سمجھو اور جان لو! کہ اللہ تعالی کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہداء، انبیاء و شہداء بھی اُن کے مَراتب اور اللہ کے ہاں اُن کا قرب دیکھ کر رشک کریں گے"۔

دُور سے آنے والے ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: یانبیَ اللہ! جو لوگ نہ نبی ہوں نہ شہید، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء ان کی نشستگاہ اور اللہ کے قرب پر رشک کریں گے؟! اُن کی خوبی ہمارے سامنے بیان فرما دیجیے! رسول اللہ ﷺ دیہاتی کے اس سوال سے خوش ہوئے اور فرمایا: «هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ، لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوا فِي الله وَتَصَافَوْا، يَضَعُ اللهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ، فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُوراً، وَثِيَابَهُمْ نُوراً، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُونَ، وَهُمْ أَوْلِيَاءُ الله الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ»[1] "یہ لوگوں میں سے وہ ہیں جو مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی آپس میں کوئی رشتہ داری نہیں، وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں، اللہ تعالی ان کے لیے قیامت کے دن نور کے منبر رکھ کر انہیں ان پر بٹھائے گا، ان کے چہرے اور کپڑے پُرنور بنا دے گا، بروزِ قیامت لوگ گھبرائیں گے مگر یہ لوگ نہیں گھبرائیں گے، یہی وہ اولیاء اللہ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم زدہ ہوں گے"۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" حديث أبي مالك الأشعري رضي الله تعالى عنه، ر: ٢٢٩٧٠، ٨/ ٤٤٩، ٤٥٠.

اللہ تعالی کی خاطر محبت کرنے والوں کی بروزِ قیامت باہم ملاقات

عزیزانِ مَن! جو لوگ دنیا میں اللہ تعالی کی خاطر باہم محبت رکھنے کے باوُجود باہم ملاقات وزیارت سے محروم رہیں گے، بروزِ قیامت اللہ تعالی انہیں باہم ملادے گا، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَوْ أَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عزّ وجلّ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرُ فِي الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّهُ فِيَّ»[1] "اگر دو۲ بندے اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھیں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں، پھر بھی اللہ تعالی قیامت کے روز انہیں ضرور ملادے گا، اور فرمائے گا کہ یہ ہے وہ (شخص) جس سے تو میری خاطر محبت رکھتا تھا"۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے دل میں حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کی محبت رکھیں؛ تاکہ بروزِ قیامت ان حضرات کی زیارت، دِیدار اور ملاقات کا شرف حاصل ہو، اور ان کے وسیلہ وشفاعت کے طفیل ہماری بھی بخشش، مغفرت اور نَجات ہو جائے!۔

لوگوں سے محبت وعداوت کا معیار

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں لوگوں سے محبت ونفرت اور عداوت کا معیار ومحوَر صرف اللہ ورسول کی ذات ہے، لہذا انہی کی خاطر لوگوں سے محبت وتعلقات رکھے جائیں، اور انہی کی خاطر کسی سے قطع تعلقی اختیار کی جائے، اور اس مُعاملہ

---

(١) "شُعَب الإيمان" باب في مقاربة أهل الدين ومُوادّتهم ...إلخ، ر: ٩٠٢٢، ٦/ ٢٩٩٦.

میں حضور نبیٔ کریم ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کے ساتھ ساتھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے نقشِ قدم کی پیروی کی جائے۔ایک روایت میں ہے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «وَاللهِ لَقَدْ لَانَ قَلْبِي فِي اللهِ حَتَّى لَهُوَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبدِ، وَلَقَدِ اشْتَدَّ قَلْبِي فِي اللهِ حَتَّى لَهُوَ أَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ»(۱) "اللہ کی قسم! میرا دل اللہ تعالی (کی محبت میں لوگوں) کے لیے مکھن سے بھی زیادہ نرم ہوگیا ہے، اور اللہ ہی (کی محبت میں اس کے دشمنوں) کے لیے میرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگیا ہے"۔

کفّار و مشرکین کے ساتھ دوستی

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالی کی خاطر محبت وعداوت رکھنے میں جو رکاوٹیں حائل ہیں، اُن میں ایک بڑی رکاوٹ یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی بھی ہے؛ کیونکہ یہود ونصاریٰ کے ساتھ دوستی اللہ تعالی کی خاطر محبت وعداوت کے مفہوم سے واضح خلاف ورزی، اور خالقِ کائنات عزّوجلّ کی ناراضی کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾(۲) "مسلمان مسلمانوں کے سِوا کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں، اور جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا!"۔ جبکہ آج ہمارا حال یہ ہے کہ عالمِ اسلام کی اکثریت یہود ونصاریٰ کی دوستی کا دَم بھرتے نہیں تھکتی، متعدّد اسلامی ممالک نے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف کفّار ومُشرکین کے ساتھ جنگی اتحاد قائم کر رکھے ہیں، ان کے طَور اَطوار اور کلچر (Culture) اپنانے میں فخر کا مظاہرہ کرتے

---

(۱) "حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" عمر بن الخطّاب، ر: ۱۲٦، ۱/ ۸۷.

(۲) پ۳، آل عمران: ۲۸.

ہیں، اپنی درسگاہوں اور تعلیمی اداروں میں مغربی نظامِ تعلیم کو رائج کر رکھا ہے، یہ سب یہود ونصاریٰ سے دوستی کی مختلف صورتیں ہیں، اور یہ اللہ ورسول کے حکم کی صاف خلاف ورزی ہے، لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے طور طریقوں اور منفی طرزِ عمل پر غَور وفکر، اور پھر تبدیلی کی اشد ضرورت ہے۔

اولیائے کرام سے دشمنی وعداوت

جانِ برادر! اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت وعداوت رکھنے میں ایک اَور بڑی رکاوٹ اولیائے کرام، بزرگانِ دین اور دیندار لوگوں سے دشمنی وعداوت بھی ہے؛ کیونکہ حضراتِ اولیائے کرام اور صالحین سے دشمنی وعداوت رکھنے والا، کسی بھی صورت اللہ تعالی کی خاطر محبت وعداوت رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، نیز اَیسے شخص کے خلاف اللہ ربّ العالمین کا اعلانِ جنگ ہے، حدیثِ قدسی میں ہے، حضور نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «إنّ الله تعالى قال: مَنْ عَادَى لِي وَلِيّاً فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالحَرْبِ»[1] "یقیناًاللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے، کہ جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی، اُس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے"۔ لہٰذا اللہ تعالی کے نیک بندوں سے ہمیشہ محبت رکھیں، اُن کا ادب واحترام بجا لائیں، اُن کی صحبت اختیار کریں، اُن کے علم ومُشاہدات سے خوشہ چینی کریں، اور اپنی دنیا وآخرت کو بہتر بنائیں!۔

رحمتِ الٰہی سے محرومی کا باعث

حضراتِ ذی وقار! اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت وعداوت نہ رکھنا، رحمتِ الٰہی سے محرومی اور دنیا وآخرت کی ناکامی کا باعث ہے، حضرت سیّدنا واثلہ بن

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الرقاق، باب التواضُع، ر: ٦٥٠٢، صـ١١٢٧.

اَسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «وَيُؤْتَى بِعَبْدٍ مُحْسِنٍ فِي نَفْسِهِ لَا يُرَى أَنَّ لَهُ ذَنْباً، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ كُنْتَ تَوَالِي أَوْلِيَائِي؟ قَالَ: كُنْتُ مِن النَّاسِ سلْماً، قَالَ: فَهَلْ كُنْتَ تُعَادِي أَعْدَائِي؟ قَالَ: يَا رَبِّ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ شَيْئاً، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: لَا يَنَالُ رَحْمَتِي مَنْ لَا يُوَالِي أَوْلِيَائِي، ويُعَادِي أَعْدَائِي!»[1] "قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو اپنے آپ میں یہ نہیں سمجھتا ہو گا کہ اس کا کوئی گناہ ہے، اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تُو میرے دوستوں (یعنی حضراتِ اولیائے کرام) سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں تو لوگوں کے لیے امن کا خواہاں تھا۔ پھر رب تعالی فرمائے گا: کیا تُو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ جو میرے دوستوں سے دوستی، اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے، وہ میری رحمت سے حصہ نہیں پاسکتا !"۔

خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ تعالی کی خاطر کسی سے محبت یا عداوت رکھنا، لین دَین کرنا یا اُس سے باز رہنا، حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا نیاز مند رہنا، اللہ کے مقرّب بندوں سے محبت رکھنا، محبتِ الٰہی میں اضافے کے لیے ان کی صحبت اختیار کرنا، اُن کی تعظیم کرنا، یہود ونصاریٰ وکفّار سے نفرت کرنا، اُن سے تجارتی مُعاہدے اور جنگی اتحاد بناکر، اپنے مسلمان بھائیوں پر

---

(١) "المعجم الكبير" مكحول الشامي عن واثلة، ر: ١٤٠، ٢٢/ ٥٩.

جنگیں مسلّط کرنا، یہ سب اُمور اللہ کی خاطر محبت وعداوت کے مفہوم کے سراسر مُنافی ہیں، لہٰذا بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے قول وفعل کے تضاد کا اَز سرِ نَو جائزہ لینا چاہیے، اور اپنی اِصلاح کی بھرپور اور تیز تر کوشش کرنی چاہیے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنی خاطر لوگوں سے محبت وعداوت رکھنے کی توفیق عطا فرما، اچھے اچھے کاموں کی سعادت نصیب فرما، تقویٰ وپرہیزگاری نصیب فرما، شُبہات اور تمام اَسبابِ گناہ سے اجتناب کی توفیق عطا فرما، برے لوگوں کی دوستی سے بچا، اپنے نیک بندوں کی صحبت اور ان سے محبت رکھنے کی توفیق مَرحمت فرما۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ

سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کواُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.